REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۷ فتح ۱۳۳۷ ہش | ۱۷ دسمبر ۱۹۵۸ء | نمبر ۲۹۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آرہے ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو معمول سے بڑھ کر کام کرنا ہوگا۔ اور بہت زیادہ وقت دینی امور کی سرانجام دہی میں مصروف رہنا ہوگا۔ احباب ان دنوں خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو طاقت و ہمت عطا فرمائے۔ تاکہ اس محنت شاقہ کا حضور کی صحت پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اور حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے ۔ آمین

پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے تعلقات بہتر ہوتے جا رہے ہیں

راولپنڈی سے کراچی روانہ ہوتے وقت صدر جنرل محمد ایوب خاں کا بیان

راولپنڈی ۱۶ دسمبر۔ صدر جنرل محمد ایوب خان نے کل یہاں ایک بیان میں کہا۔ جب سے پاکستان کے وزیر تعلیم نے حال ہی میں صدر ناصر سے قاہرہ میں ملاقات کی ہے۔ اس وقت سے پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے تعلقات نمایاں طور پر بہتر ہوتے جا رہے ہیں۔ صدر کراچی روانہ ہونے سے قبل چک لالہ کے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے پاکستان اور متحدہ عرب جمہوریہ کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے۔ اس بارہ میں کوئی غلطی موجود نہ تھی۔ کیونکہ پاکستان ہمیشہ ہی سے تمام عرب قوم کے لئے برادرانہ محبت اور خیر سگالی کے جذبات رکھتا ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ خود مصر جائیں گے یا صدر ناصر کو پاکستان آنے کی دعوت دینا پسند کرینگے صدر نے فرمایا۔ ہم دونوں ہی اپنے مسائل کو حل کرنے میں بہت مصروف ہیں۔ آپ نے مزید فرمایا کہ سردست آپ پاکستان سے باہر جانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے۔ کیونکہ آپ پاکستان کو مضبوط و مستحکم بنانا چاہتے ہیں۔ اور پاکستان کے معاملات کو درست کرنے میں کوشاں ہیں آپ نے مزید کہا صدر ناصر کی آمد ہمارے لئے انتہا خوشی کا موجب ہوگی ۔

برلن ۱۶ دسمبر بلجیم کے تیار کردہ ریل ۳۲۱ ڈبے اور تیل کے ۳ ٹینک کل وہاں سے پاکستان روانہ کر دیئے گئے

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کراچی تشریف لے آئے

کراچی ۱۶ دسمبر۔ عالمی عدالت انصاف کے نائب صدر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کل بذریعہ ہوائی جہاز ہیگ سے کراچی تشریف لے آئے۔ آپ کی بیگم صاحبہ محترمہ بھی آپ کے ہمراہ ہیں۔ ہوائی اڈے پر بہت سے احباب نے آپ کا استقبال کیا۔ وزیر تعلیم جناب حبیب الرحمٰن اور وزیر صنعت جناب ابوالقاسم خان صاحب نے جو وہاں آئے ہوئے تھے آپ سے ملاقات کی۔ آپ قیام پاکستان کے دوران جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں شرکت فرمائیں گے جو ۲۶۔ ۲۷ اور ۲۸ دسمبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے ۔

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی آنکھ کا اپریشن

مورخہ ۱۲ دسمبر بروز جمعہ گنگا رام ہسپتال لاہور میں حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے اپریشن پہلے ۱۰ دسمبر بروز بدھ ہونا تھا لیکن اس روز کھانسی کی شکایت کے باعث نہ ہو سکا۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب کرے ۔ آمین

مجالس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ توجہ فرمائیں

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خدمت کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ فرمودہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء میں ہدایت فرمائی تھی کہ زیادہ سے خدام اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کریں۔ لیکن ابھی تک ضلع سیالکوٹ سے صرف چند رکے منگوے سے اطلاع آئی ہے اور کسی خادم نے اپنے آپ کو پیش نہیں کیا۔ قائدین اور خدام فوری توجہ کریں۔ اور اور جلد از جلد دفتر خدام الاحمدیہ میں اس کی اطلاع بھجوائیں ۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۵ دسمبر ۱۹۵۸ء بروز دوشنبہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے دارالرحمت کی بڑی مسجد میں بعد نماز ظہر مکرم جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل کی بڑی صاحبزادی عفت بیگم صاحبہ بی۔ اے۔ بی ٹی کا نکاح مکرم جناب حکیم محمد فیروز الدین صاحب قریشی مرحوم کے صاحبزادے محمد احمد صاحب جامی ایم ایس سی کوالٹی آفیسر سندھ آئل ملز حیدرآباد کے ہمراہ بعوض حق مہر پانچ ہزار روپے پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اپنے فضل سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے ۔

مسعود احمد

ضروری اعلان

تمام دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ان کو فون پر بات کرنی ہو تو وہ پرائیویٹ سکرٹری کو براہ راست نمبر ۵۷ پر فون کیا کریں کوئی دوست حضور اقدس کو خواہ مخواہ فون کر کے تکلیف دینے کا موجب نہ بنیں دوست اسے نوٹ کر لیں۔ اور آئندہ احتیاط رکھیں ۔

(پرائیویٹ سکرٹری)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ ۱۹۵۸ء

پہلا دن ۲۶ دسمبر ۱۹۵۸ء ۔ بروز جمعہ

پہلا اجلاس

پہلا سارا اجلاس مردانہ جلسہ گاہ سے سنا جائے گا جو مندرجہ ذیل ہے:۔

وقت	پروگرام	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۴۵	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۴۵ ؍؍ ۱۰-۱۵	افتتاحی تقریر	سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ
۱۰-۱۵ ؍؍ ۱۱-۰	ذکر حبیب	حضرت مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
۱۱-۰ ؍؍ ۱۱-۴۵	مذہبی رواداری	صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے پرنسپل تعلیم الاسلام کالج
۱۱-۴۵ ؍؍ ۱-۰	تیاری نماز	
۱-۰ ؍؍ ۱-۴۵	و نماز جمعہ و عصر	[illegible]

دوسرا اجلاس

وقت	پروگرام	مقرر
۱-۴۵ تا ۲-۰	تلاوت قرآن کریم و	مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
	نظم	مکرمہ امۃ اللہ صاحبہ مغل لاہور
۲-۰ ؍؍ ۲-۱۵	اسلامی اخلاق	مکرمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ
۲-۱۵ ؍؍ ۲-۲۵	نظم	
۲-۲۵ ؍؍ ۲-۴۵	نظام خلافت	مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۲-۴۵ ؍؍ ۲-۵۵	نظم	
۲-۵۵ ؍؍ ۳-۴۰	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد	مکرمہ امۃ المجید صاحبہ ایم۔اے

دوسرا دن ۲۷ دسمبر ۱۹۵۸ء ۔ بروز ہفتہ

پہلا اجلاس

وقت	پروگرام	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و	مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
	نظم	مکرمہ امۃ اللہ صاحبہ مغل لاہور
۹-۳۰ ؍؍ ۱۰-۱۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان ابدی	سیدہ مہر آپا صاحبہ
۱۰-۱۵ ؍؍ ۱۱-۰	نبیوں کا سردار	مولانا جلال الدین صاحب شمس (از جلسہ گاہ مردانہ)
۱۱-۰ ؍؍ ۱۱-۵	وقفہ برائے اعلانات	
۱۱-۵ ؍؍ ۱۱-۵۰	اسلامی معاشرہ	جناب چوہدری عبداللہ خان صاحب کراچی (از جلسہ گاہ مردانہ)

دوسرا اجلاس

وقت	پروگرام	مقرر
۱-۴۵ ؍؍ ۲-۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲ بجے سے	تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ (از جلسہ گاہ مردانہ)	

تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۱۹۵۸ء ۔ بروز اتوار

پہلا اجلاس

وقت	پروگرام	مقرر
۹-۱۵ تا ۹-۳۰	تلاوت قرآن کریم و	مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
	نظم	مکرمہ امۃ اللہ صاحبہ مغل لاہور
۹-۳۰ ؍؍ ۱۰-۰	تقریر	مکرمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
۱۰-۰ ؍؍ ۱۰-۱۵	نظم و اعلانات	
۱۰-۱۵ ؍؍ ۱۱-۱۵	احمدیت کا اثر عالم اسلامی پر	جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نائب صدر عالمی عدالت ہیگ (از جلسہ گاہ مردانہ)
۱۱-۱۵ ؍؍ ۱۱-۳۰	تقریر پنجابی	مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ
۱۱-۳۰ ؍؍ ۱۱-۳۵	نظم	
۱۱-۳۵ ؍؍ ۱۱-۵۰	رسول پاک کی قوت قدسیہ کا اثر صحابہ پر	مکرمہ امۃ المالک فرخ صاحبہ فرسٹ ایئر

دوسرا اجلاس

وقت	پروگرام	مقرر
۱-۴۵ ؍؍ ۲-۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲ بجے سے	سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر (از جلسہ گاہ مردانہ)	

نوٹ ۱:۔ ۲۷، ۲۸ دسمبر کی درمیانی رات کو جلسہ گاہ کی سٹیج پر لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ ۸ بجے شروع ہوگی۔ نمائندگان اپنی ٹکٹ ۲۶، ۲۷ دسمبر کو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے حاصل کرلیں۔

نوٹ ۲:۔ پروگرام میں تبدیلی صرف جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی اجازت سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دنیا کی چالیس زبانوں میں تقاریر کا پروگرام

غیر ملکی زبانیں جاننے والے احباب توجہ فرمائیں

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دنیا کی کم و بیش چالیس مختلف زبانوں میں تقاریر کروانے کا پروگرام ہے جو احباب روسی۔ ترکی۔ جاپانی یونانی۔ برمی۔ مرہٹی۔ تیلیگو ملیالم یا کوئی اور زبان جانتے ہوں اور جلسہ پر آرہے ہوں وہ براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے دیں تاکہ ان کا نام بھی پروگرام میں شامل کرلیا جائے۔

قریشی فیروز محی الدین
مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ

اعلان شوریٰ لجنہ اماء اللہ برموقعہ جلسہ سالانہ ۵۸ء

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع نہ ہونے کے باعث شوریٰ ابھی منعقد نہ ہوسکی تھی۔ اب انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۷-۲۸ کی درمیانی شب کو ۸ بجے جلسہ گاہ کی سٹیج پر لجنہ اماء اللہ کی تیرھویں مجلس شوریٰ منعقد کی جائے گی۔ مجلس شوریٰ کا ایجنڈا ماہ اکتوبر میں تمام لجنات کو بھجوایا جاچکا ہے۔ اس کے متعلق غور کرکے دفتر لجنہ اماء اللہ میں مطلع فرمائیں۔ نیز ربوہ تشریف لاتے ہی نمائندگان اپنے اپنے ٹکٹ دفتر لجنہ اماء اللہ سے حاصل کرلیں۔

جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

عشق قرآن اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں مبعوث ہو کر تجدید و احیائے دین کے سلسلہ میں جو عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا اس کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ آپ نے قرآن مجید کی ارفع و اعلیٰ شان اور اس کے انتہائی بلند مقام کو دنیا پر ظاہر کیا۔ اس کے حسن بے مثال کو آشکار کر کے ایک دنیا کو اسکا گرویدہ بنایا۔ اس کے بیشمار حقائق و دقائق اور علوم و معارف پرسے پردہ اٹھا کر اسکے نور ہدایت کو سب کے لئے عام کر دیا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ نے دلائل و براہین اور حجج قاطعہ کی رُو سے ثابت فرمایا کہ روئے زمین پر قرآن ہی وہ عالمگیر شریعت ہے جو صحیح معنوں میں ایک زندہ شریعت کہلانے کی مستحق ہے۔ جس کی تعلیم ہمیشہ ہمیش کے لئے ہے جو ہر زمانے اور اس کی ضرورتوں پر پوری اترنے والی ہے۔ جو نہ صرف خود زندہ ہے بلکہ دوسروں کو زندہ کرنے کی آسمانی قوت سے لبریز ہے۔ آپ نے پوری تحدی کے ساتھ اعلان فرمایا کہ قرآن مجید آب حیات کا سرچشمہ ہے۔ جو بھی اس سے سیر ہو کر پیئے گا۔ وہ قرب الٰہی کے منازل طے کر کے ہمیشہ ہمیش کی زندگی سے بہرہ یاب ہوگا بجز اسکی پیروی اور کامل اتباع کے قرب الٰہی کی سب راہیں بند ہیں۔ اس کی اتباع ہی وہ شاہراہ ہے۔ جس پر گامزن ہو کر انسان خدا تعالیٰ کو پا سکتا اور اس کے قرب کو حاصل کر سکتا ہے۔

قرآن مجید کی عظمت کو دلوں میں قائم کرنے کا یہ عظیم الشان کارنامہ آپ نے اس حال میں سرانجام دیا کہ دنیا میں اغیار تو اغیار، اپنی شومیٔ قسمت سے خود مسلمان بھی قرآن کو چھوڑ بیٹھے تھے۔ وہ زبان سے اس کے ظاہری تقدس کے تو قائل تھے۔ لیکن اس کے باطنی کمالات اور اس کی حیات بخش تاثیرات سے بے بہرہ تھے۔ انہوں نے اسے طاقچوں اور جزدانوں کی زینت تو بنا رکھا تھا لیکن یہ نہیں جانتے تھے اور نہ ان پر انہیں یقینی ایمان حاصل تھا کہ کہ دنیا کو گمراہی و ضلالت سے نکال کر اسے خدا کے آستانہ الوہیت پر اگر کوئی کتاب لا کر ڈال سکتی ہے۔ تو وہ رب جلیل کا یہی بے مثل و مانند کلام ہے جو خدا تعالیٰ کی آخری اور عالمگیر شریعت یعنی قرآن مجید کے نام سے موسوم ہے۔ مسلمان اس وقت اس دور میں سے ہی گذر رہے تھے کہ جس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل دے کر امت کو پہلے سے خبردار کر دیا تھا۔

آخری زمانہ کے متعلق حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

"صحیح علم مفقود ہو جائے گا۔ اور قرآن مجید کی اصل تعلیم لوگوں کے دلوں سے محو ہو جائے گی۔ ایمان دنیا سے اٹھ جائے گا۔ اور دہریت اپنا زور دکھائے گی۔ لوگوں کے اعمال خراب ہو جائیں گے! اور مسلمان اپنی بداعمالیوں میں یہود کے قدم بقدم چلیں گے"

(ملاحظہ ہو کتب احادیث ابواب الفتن)

ایسے نازک وقت میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق کہ آخری زمانے میں ابنائے فارس میں سے ایک شخص برپا ہوگا۔ جو ثریا سے ایمان کو واپس لا کر اسے دوبارہ قائم کرے گا۔ اور قرآن کی اصل تعلیم کو دنیا میں پھیلائے گا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور قرآن مجید کی عظمت کو اس شدومد اور تحدی کے ساتھ دنیا میں پیش فرمایا کہ قرآن مجید کے ایک زندہ کتاب ہونیکا احساس یکدم اجاگر ہونے لگا۔ اور اس کی لازوال تعلیم کی طرف عود کرنے کی ایک نئی رَو چل پڑی۔ آپ کی جملہ تصانیف قرآن مجید کی بلند شان اور اسکے اعلیٰ و ارفع مقام کے اذکار مقدس سے پر ہیں۔ آپ نے عقیدت و وابستگی اور عشق و محبت کے بے پناہ جذبے سے سرشار ہو کر نظم و نثر میں اس کثرت سے قرآن مجید کی خوبیوں اور اسکے ان گنت اوصاف کا ذکر کیا ہے کہ انکے مطالعہ سے انسان پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آپکی زندگی عشق الٰہی عشق رسول اور عشقِ قرآن کا ایک کامل نمونہ تھی بالخصوص ان تینوں موضوعات پر آپ نے اپنی کتب میں جہاں کہیں بھی قلم اٹھایا ہے۔ تو نہ صرف فصاحت و بلاغت کے دریا بہائے ہیں بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک ایک لفظ ہی نہیں ایک ایک حرف اور ایک ایک شعشہ سے عشق و محبت کا دریا امڈا چلا آ رہا ہے۔ یہ تمام تحریرات ایک ایسے جذبے اور جوش سے مملو ہیں کہ کوئی دوسرا انسان انکو بار بار پڑھنے اور ان سے پوری طرح مستفیذ ہونے کے باوجود ان جیسی عبارتیں از خود تحریر کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے بھی عشق الٰہی عشق رسول اور عشقِ قرآن کا وہی جذبہ و جوش ودیعت نہ ہو یہ سب عبارتیں جذب و تاثیر کا ایک شاہکار ہیں۔ جنکو بار بار پڑھنے کے باوجود دل یہی چاہتا ہے کہ انہیں پھر پڑھا جائے۔ اور عشق و محبت کا جو جذبہ ان میں رچا ہوا ہے وہی ہمارے رگ و ریشہ میں بھی سرایت کر جائے۔ یہی وجہ ہے کہ ان تحریرات کا بار بار مطالعہ تزکیہ نفس کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

ان تحریرات کی ہمہ گیر افادیت کے پیش نظر ان تحریرات کے ان چیدہ چیدہ اقتباسات کو جلسہ سالانہ کے موقع پر یکجائی صورت میں بھی پیش کیا جا رہا ہے۔ جن میں آپ نے قرآن مجید کی ارفع و اعلیٰ شان۔ اس کے بلند مقام اسکے حسن و احسان۔ اس کے باطنی کمالات اور اسکی حیات بخش تاثیرات پر روشنی ڈالی ہے اور اس طرح قرآن مجید کا اصل چہرہ دنیا کو

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وصیت کی اہمیت

اس کام میں سبقت کرنے والوں پر ابد تک خدا تعالیٰ کی رحمتیں ہونگی

"خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے۔ جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اس میں بھی منافقوں کیلئے ابتلاء تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہو جائیگا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچ کر کے دکھلا دیا ہے اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بیشک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضاً۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک آ رہے ہیں! اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے۔ پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کر دیں گے۔ اور نیز یہ بھی ثابت کر دیں گے۔ کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی۔ خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں۔ اور اس کے دفتر میں سابقین اوّلین لکھے جائیں گے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے۔ وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہیگا کہ کاش! میں تمام جائداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا۔ اور اس عذاب سے بچ جاتا۔ یاد رکھو کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سود ہوگا۔ اور صدقہ و خیرات محض عبث۔ دیکھو! میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں۔ اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں! اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے! اور بہشتی زندگی پاؤ گے بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں یہ کہیں گے۔ ھٰذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

(الوصیت صفحہ ۱۴ تا ۲۳)

تحریک جدید کا اہم مطالبہ

سادہ زندگی

از مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید جاری فرمائی اور حضور نے دور اول اور دور ثانی میں ستائیس مطالبات جماعت کے سامنے رکھے۔ ان میں سے سادہ زندگی کے مطالبہ میں سالن۔ لباس۔ زیور علاج۔ شادی بیاہ۔ آرائش و زیبائش تعلیمی اخراجات میں سادگی اور سینما تماشے دیکھنے کی ممانعت شامل ہے۔

حضور نے وضاحت فرمائی ہے۔ کہ تحریک جدید کے جاری کرنے سے مدعا یہ ہے۔ کہ تمام لوگوں تک پہنچنے کے لئے ہمیں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں روپے کی ضرورت ہے۔ ہمیں عزم و استقلال کی ضرورت ہے۔ ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہو جو خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیں اور انہی چیزوں کے مجموعے کا نام تحریک جدید ہے۔

(الفضل جلد ۳۰ نمبر ۲)

نیز تحریک جدید کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ فرماتے ہیں:-

"اور وہ جدید نہیں بلکہ قدیم ہے رسول کریم صلعم اور آپ کے صحابہؓ نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آج کل دنیا کے حالات ایسے رنگ میں بدل چکے ہیں کہ ہم اپنی طرز زندگی کی بالکل وہی شکل نہیں بنا سکتے۔ جو رسول کریم صلعم اور آپ کے صحابہ رضؓ کی طرز زندگی کی شکل تھی۔ مگر اس کے قریب قریب جس حد تک زمانہ کے حالات ہم کو اجازت دیتے ہیں۔ ہم لوگوں کو لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ اور یہی تحریک جدید کی غرض ہے۔

(الفضل جلد ۳۱ نمبر ۱۲۲)

نیز حضور فرماتے ہیں:-

"تعلیم و تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سادہ غذا۔ سادہ لباس۔ خود ہاتھ سے کام کرنا۔ سینما کا ترک۔ غریبوں کی امداد اور وقف وغیرہ کام تجویز کئے گئے ہیں۔ اور یہ تمام باتیں ایسی نہیں کہ جن کو کسی وقت بھی ترک نہیں کیا جا سکتا .... بلکہ بعض حالات کے ماتحت کچھ تبدیلیاں ہو سکتی ہیں۔

(الفضل جلد ۲۷ نمبر ۲۷۱)

حضور فرماتے ہیں:-

"ان مطالبات کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔ اول جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔ دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔ تیسرے جماعت کا ایک ایسا فنڈ تحریک جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجہ میں تبلیغ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔ چوتھے جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۳۹ء)

نیز حضور فرماتے ہیں:-

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعے ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہو تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں۔ جو اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں۔ اور اپنی عمریں اس کام میں لگا دیں۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے تاکہ وہ عزم و استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ ہاتھ سے کام کرنے کی نصیحت۔ سینما سے بچنے کی نصیحت اور سادہ زندگی اختیار کرنیکی نصیحت اس لئے کی گئی ہے کہ کوئی شخص بڑے کام نہیں کر سکتا۔ جب تک بڑے کاموں کی صلاحیت اس کے اندر پیدا نہ ہو اور بڑے کاموں کی صلاحیت اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک انسان تکلیفیں برداشت کرنے کا عادی نہ بن جائے۔ جب تک جماعت کے افراد ایک حد تک تکلیفیں برداشت کرنے کے عادی نہ ہوں گے۔ اس وقت تک وہ کسی بڑی قربانی کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔ ہر اونچی سیڑھی پر چڑھنے کے لئے پہلے نیچے کی سیڑھی پر قدم رکھنا ضروری ہوتا ہے .... پس جہاں تحریک جدید کی غرض جماعت کے اندر سادہ زندگی کی روح پیدا کرنا اور اسلامی تمدن کا صحیح شعور پیدا کرنا ہے۔ وہاں تحریک جدید کی ایک اہم ترین غرض یہ بھی ہے کہ سب قوموں کو تنور کے پاس لا کر بٹھا یا جائے۔ تاکہ ضرورت پر اس میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے جائیں جو حکم کے ملتے ہی اس تنور میں کود جائیں اور اپنی جان کو سلسلہ اور اسلام کے لئے قربان کر دیں۔"

(الفضل جلد ۳۰ نمبر ۲۸۰)

مندرجہ بالا مختصر اقتباسات پیش کر کے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مطالبہ سادہ زندگی پر عمل پیرا ہوں۔

سو فی صدی بجٹ پورا کرنیوالی مجالس انصار اللہ

بجٹ انصار اللہ کا مالی سال اس ماہ کے آخر میں ختم ہو رہا ہے۔ جو مجالس اپنا سال رواں کا بجٹ سو فی صدی پورا کر چکی ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ درج ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مجالس کے عہدہ داران اور اراکین کو اپنے فضل سے نوازے اور ان کے مالوں میں برکت دے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مزید خرچ کرنے کی توفیق پائیں۔ جن مجالس کے ذمہ بقایا ہے۔ وہ بھی توجہ فرمائیں اور اپنے بقائے جلد صاف کر دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

کراچی۔ دار الرحمت غربی ربوہ۔ دار الصدر غربی الف ربوہ۔ دار البرکات ربوہ۔ ملتان شہر لودھراں۔ علی پور۔ حسن پور۔ کوٹھی والا چاہ جیون سنگھ۔ دنیا پور۔ منٹگمری۔ شیخوپورہ قصور چک چھور۔ فیروز والا۔ چک منگلہ۔ کوٹ فتح خاں۔ نوشہرہ۔ بنوں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کوئٹہ۔ سکھر۔ نواب شاہ سندھ۔ میر پور خاص۔ چک نمبر ۲۷ الف ڈمبر پور خاص سرگودھا

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

جلسہ سالانہ کے ایام میں دفتر انصار اللہ مرکزیہ کھلا رہیگا

جملہ زعماء کرام انصار اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں (۲۶ دسمبر تا ۲۸ دسمبر) دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ صبح ۸ بجے سے ۳۰-۹ بجے تک اور شام کو جلسہ کے بعد ۹ بجے تک کھلا رہے گا۔ زعماء کرام دفتر مرکزیہ میں ضرور تشریف لائیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

عبد الغفور ولد بختاور مرحوم قوم جوئیہ سکنہ ٹھٹھہ جوئیہ عمر تقریباً ۲۰ سال قد تقریباً ۵½ فٹ رنگ سانولہ عرصہ تین سال سے لاپتہ ہے اس کے گھر والے سخت پریشان ہیں اگر کسی کو علم ہو تو اطلاع دے یا خود وہ یہ اعلان پڑھے تو فوراً گھر آجائے۔

(لالہ شمشیر خان جوئیہ سکنہ ٹھٹھہ جوئیہ ڈاکخانہ ربانہ۔ سرگودھا)

درخواست دعا

میری بیوی کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مریضہ کو جلد از جلد صحت کاملہ عاجلہ عطا

مرزا عبد الغنی احمدی بھارت نگر لاہور

(بقیہ صفحہ ۲)

دکھایا ہے۔ ان تحریرات کو یکجائی صورت میں پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اپنے اور پرائے سب ان کے مطالعہ سے قرآن مجید کے کمالات اور اس کے فضائل سے آگاہ ہوں۔ اور اسے مشعل راہ بنا کر اپنی زندگیوں میں وہ انقلاب برپا کریں جو دنیا میں ایک کامیاب زندگی گزارنے اور اپنی آخرت کو سنوارنے کے لئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قرآن مجید کو سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ ہم نہ صرف خود فلاح دارین حاصل کر سکیں۔ بلکہ ہمارے ذریعہ باقی دنیا بھی قرآن مجید کے بیش بہا خزائن سے مالا مال ہو اور اس طرح یہ دنیا حقیقی طور پر صلح و آشتی اور امن و امان کا گہوارہ بن جائے۔ آمین

انسانی حقوق کا عالمگیر منشور

اقوام متحدہ نے پچھلے دس گیارہ سال میں بہت سے اچھے کام کئے ہیں۔ ان کاموں کی اگر فہرست بنائی جائے تو اس میں سب سے پہلے انسانی حقوق منوانے کے لئے اقوام متحدہ کی کوششوں کا ذکر کیا جائے۔ کئی سو سال سے انسان اپنے حقوق کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ بعض دفعہ اسے اپنا حق ثابت کرنے کے لئے بڑی بڑی قربانیاں دینی پڑی ہیں۔ انسانی حقوق کو دبانے کی تاریخ میں بیسیوں مثالیں ملتی ہیں اور انہیں حاصل کرنے کے لئے جن لوگوں نے سرفروشی کی ہے ان کا نام تاریخ میں عزت سے لیا جاتا ہے۔

اقوام متحدہ کے وجود میں آتے ہی ممبر ملکوں کی ایک کثیر تعداد نے اس بات پر زور دیا کہ انسانی حقوق کا ایک منشور تیار کرنا چاہئیے تاکہ دنیا کے تمام انسانوں کو اپنے حقوق کا پتہ چل جائے۔ ان ملکوں کے سامنے انسانی حقوق کے کچلے جانے کی بہت سی مثالیں موجود تھیں۔ انہوں نے اپنی آنکھ سے دیکھا تھا رنگ۔ زبان۔ مذہب۔ نسل اور قومیت کے نام پر انسانی حقوق کو کس طرح پامال کیا جاتا ہے۔ آج بھی دنیا میں ایسے ملک موجود ہیں کہ جہاں رنگ اور مذہب کی آڑ لے کر انسانوں سے جانوروں سے بدتر سلوک کیا جاتا ہے انسان کی روح کو کچلنے کے لئے طرح طرح کے طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور بے چارہ انسان خوف کی وجہ سے آواز بلند نہیں کر سکتا۔

اقوام متحدہ بننے سے چند سال پہلے امریکہ کے صدر روزویلٹ نے چار بنیادی آزادیوں کا اعلان کیا تھا۔ جن کا مطلب یہ تھا کہ اگر انسان کو یہ چار آزادیاں مل جائیں تو انسانی حقوق آسانی سے منوائے جا سکتے ہیں۔ ان چار بنیادی آزادیوں کے نام یہ ہیں

(۱) خوف سے آزادی

(۲) بھوک سے آزادی۔

(۳) مذہب کی آزادی۔

(۴) معلومات کی آزادی۔

دنیا میں اکثر لڑائیاں صرف خوف اور ڈر کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ انسان خوف کے مارے جرم کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے دوسروں سے نفرت کرتا ہے۔ اپنے جیسے انسانوں پر ظلم کرتا ہے۔ ان سب باتوں کی تہ میں خوف نظر آتا ہے اگر انسان کو کسی کا خوف نہ رہے تو اس کی زندگی جنت بن سکتی ہے۔

مسٹر روزویلٹ نے دوسری ضروری بات یہ کہی تھی کہ انسان کو بھوک سے آزادی ملنی چاہیے۔ بھوکا انسان انسانیت کے لئے عذاب بن سکتا ہے۔ اور پیٹ بھرا انسان صرف دل لگا کر کام ہی نہیں کرتا بلکہ دنیا میں امن و امان اور صلح کی ضمانت بھی بن سکتا ہے۔ جب تک دنیا میں بھوکے انسان ملیں گے دنیا کا امن خطرے میں رہے گا۔

مذہب کے نام پر ہمیشہ سے جنگ ہوتی آئی ہے۔ ہر مذہب اپنے پیروؤں کو رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔ مگر مذہب کی آڑ لے کر دنیا میں اکثر قتل و غارت کا بازار گرم ہوا ہے۔ اگر دنیا میں مذہب کی آزادی انسان کو حاصل ہو جائے اور ہر انسان دوسرے انسان کا دل دکھائے بغیر اپنے عقیدے پر چل سکے تو دنیا میں لڑائی جھگڑے کی بڑی حد تک جڑیں کٹ جائیں گی۔

چوتھی بنیادی آزادی کا تعلق معلومات ہے۔ ناسمجھی اور بے خبری جہالت کے دوسرے نام ہیں۔ بعض ملکوں میں وہاں کے باشندوں کو آزادی سے خبریں سننے یا معلومات جمع کرنے کی اجازت نہیں۔ یہ لوگ صرف وہی خبریں اور باتیں سن سکتے ہیں جو ان کی حکومت انہیں سنانا یا بتانا چاہتی ہے اور بعض دفعہ اس بے خبری کے پردے میں دوسروں سے نفرت کرنا بھی سکھایا جاتا ہے۔ جس سے امن کی جڑیں کٹ جاتی ہیں۔ اگر ہر شخص کو علم حاصل کرنے کی عام اجازت ہو تو وہ دوسرے ملکوں کے متعلق معلومات بڑھا سکتا ہے۔ دوسری قوموں کے متعلق اگر اس کے دل میں کوئی شبہ ہو تو معلومات کے ذریعے اسے دور کر سکتا ہے۔ اسی وجہ سے مسٹر روزویلٹ نے معلومات کی آزادی کو بہت اہم قرار دیا تھا اور انسانی حقوق کی فہرست میں اسے اونچا درجہ دیا ہے۔

مسٹر روزویلٹ کی بنیادی آزادیوں کو سامنے رکھ کر اقوام متحدہ نے ایک کمیشن مقرر کیا جس کا فرض انسانی حقوق کا منشور تیار کرنا تھا۔ کئی مہینے کی لگاتار محنت اور تلاش کے بعد اس کمیشن نے اپنی رپورٹ پیش کی جس پر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں بحث ہوئی اور آخر کار ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء کو انسانی حقوق کا منشور بغیر کسی اختلاف کے منظور ہو گیا ہم نیچے اس منشور کا خلاصہ درج کرتے ہیں جس سے اندازہ ہو سکے گا کہ اقوام متحدہ نے انسانی تاریخ میں کس قدر زبردست کارنامہ سرانجام دیا ہے

انسانی حقوق کا عالمگیر منشور

(۱) اس دنیا میں سب انسان بھائی بھائی ہیں اس لئے سب انسانوں کو ایک دوسرے سے برادرانہ سلوک کرنا چاہیے

(۲) انسان کے حقوق کا امیر یا غریبی سے کوئی تعلق نہیں۔ چاہے یہ انسان کسی خاندان سے ہو۔ یا کسی قوم یا ملک میں پیدا ہوا ہو۔ اس کا رنگ سفید ہو یا سیاہ۔ اس کا مذہب کچھ بھی ہو۔ یہ عورت ہو یا مرد۔ اس کا سیاسی عقیدہ خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ ہر انسان اپنے حقوق سے محروم نہیں کیا جا سکتا۔

(۳) ہمیں زندہ رہنے اور زندگی بسر کرنے کا حق حاصل ہے۔

(۵) ہمیں کوئی ایسی سزا نہیں دے سکتا کہ جس کا مقصد ہمیں ذلیل اور بے عزت کرنا ہو۔

(۶) ہم دنیا بھر میں جہاں بھی جائیں ہمارے انسانی حقوق کو مانا جائے گا۔

(۷) قانون کی نظر میں سب انسان برابر ہیں

(۸) اگر کوئی ہمارا حق ہم سے چھینتا ہے تو ہمیں اس بات کی اجازت ہے کہ ہم اپنا حق حاصل کرنے کے لئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائیں،

(۹) اگر ہم نے کوئی بات حقوق کے خلاف نہیں کی ہے تو کوئی حکومت ہمیں قید یا نظربند نہیں کر سکتی۔ اور نہ ہمیں کسی جرم کے بغیر دیس سے نکالا جا سکتا ہے۔

(۱۰) اگر ہم پر قانون توڑنے کا الزام لگایا گیا ہے تو ہمارا حق ہے کہ عدالت بغیر جانبداری سے ہمارا مقدمہ سنے اور اس کا منصفانہ فیصلہ کرے

(۱۱) جب تک کہ ہم پر فرد جرم عاید نہیں کی جاتی اس وقت تک ہم بے قصور ہیں۔ اور ہمیں کسی ایسے جرم کی سزا نہیں دی جا سکتی جو اس وقت ہم سے سرزد ہوا تھا جب کہ وہ فعل جرم قرار نہیں دیا گیا تھا۔

(۱۲) کسی شخص کو قانون کی اجازت کے بغیر ہماری نجی خط و کتابت کھول کر پڑھنے کا حق نہیں ہے۔ اور نہ کوئی شخص بغیر ہماری اجازت گھر میں داخل ہو سکتا ہے۔

(۱۳) ہمیں اپنے وطن سے باہر جانے اور آنے کی آزادی ہے

(۱۴) اگر ہم اپنے وطن میں اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتے اور یہاں ہم سے بدسلوکی کی جا رہی ہے تو ہم کسی اور ملک میں جا کر سکونت اختیار کر سکتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اپنے ملک میں ہم نے کوئی جرم نہ کیا ہو۔

(۱۵) ہمیں کسی قوم کا فرد ہونے کا حق حاصل ہے۔ اور کوئی ہم سے یہ حق نہیں چھین سکتا۔ اگر ہم ایک قوم سے نکل کر کسی دوسری قوم کا فرد بننا چاہیں تو اس کی بھی ہمیں اجازت ہے۔

(۱۶) عورت اور مرد بالغ ہونے کے بعد اپنی پسند کے مطابق شادی کر سکتے ہیں۔ اور انہیں ماں باپ بننے کا حق حاصل ہے۔ کسی کو زبردستی شادی کے لئے مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

(۱۷) ہم تنہا یا دوسروں کے ساتھ مل کر جائیداد خرید سکتے ہیں۔ کوئی ہم سے جائیداد زبردستی چھین نہیں سکتا۔ لیکن حکومت کو اگر عام باشندوں کی بھلائی اور بہتری کے لئے اس کی ضرورت ہو تو وہ ہم سے لے سکتی ہے،

(۱۸) ہم آزادی سے سوچ بچار اور غور و فکر کر سکتے ہیں۔ ہم جس مذہب اور عقیدے کی چاہیں پیروی کر سکتے ہیں اور آزادی سے اپنی عقیدت کا اظہار کر سکتے ہیں۔

(۱۹) جو ہمارا جی چاہے لکھ سکتے ہیں اور آزادی سے جو چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔

(۲۰) ہم دوسروں کے ساتھ مل کر جماعت یا انجمن بنا سکتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اس طرح انجمن یا جماعت بنانے سے کوئی رخنہ پیدا نہ ہو اور کوئی شخص زبردستی کسی جماعت یا انجمن میں شریک ہونے پر مجبور نہیں کر سکتا۔

(۲۱) ہمیں ووٹ دینے کا حق ہے۔ ہم حکومت کی کارروائیوں میں حصہ لے سکتے ہیں اور حکومت نے عوام کے فائدے کے لئے جو کام کئے ہیں ان میں ہمارا برابر کا حصہ ہے۔

(۲۲) بھوک اور بیماری سے بچنے کے لئے جو سہولتیں حکومت نے مہیا کی ہیں۔ ان میں ہمارا حصہ ہے۔

(۲۳) جو کام ہم کر سکتے ہیں اسے کرنے کی ہمیں اجازت ہے۔ ہم اس کام کی معقول اجرت طلب کر سکتے ہیں۔ ایک قسم کے کام کے لئے ایک جیسا معاوضہ ہمیں ملنا چاہیئے۔ جہاں ہم کام کریں وہاں ہمارے آرام کا ضروری بندوبست ہو۔ اور ہم کو حق حاصل ہے کہ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے ٹریڈ یونین یا اسی قسم کی اور جماعت بنائیں۔

(۲۴) ہمیں محنت کے بعد آرام کا حق حاصل ہے کام کیلئے ایک خاص مدت معین ہونی چاہیئے اور سال بھر محنت کے بعد ہمیں تنخواہ کے ساتھ چھٹیاں ملنی چاہئیں۔

(۲۵) بیماری کی حالت میں ہمارا علاج ہونا چاہیئے۔ ہمارے اخراجات کے لئے روپیہ ملنا چاہیئے اور ضعیفی میں ہماری دیکھ بھال ہونی چاہیئے۔ (ماخوذ)

درخواست دعا: میرے ایک دوست ملک خدا بخش صاحب منٹگمری آجکل بہت مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں

محمد سعید اللہ منہاس۔ ربوہ

کیا آپ نے اپنا فرض ادا کر دیا؟

"اس وقت جو کام ہمارے سپرد ہے وہ ایسا عظیم الشان ہے کہ اس کی مثال اس سے پہلے دنیا میں نہیں ملتی۔ اس کی بنیاد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رکھی تھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں پکار رہے ہیں کہ اے مزدورو آؤ اور اس عمارت کی تکمیل کرو۔ مگر ہم میں سے بہت لوگ ایسے ہیں جو بھاگے پھرتے ہیں اور قربانیوں سے گریز کر رہے ہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالےٰ کے سامنے خوشی کے ساتھ کھڑا ہونے کا موقعہ نہیں ملے گا۔ جو خوشی کے ساتھ قربانیاں کریں گے۔ اور خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کر دیں گے وہ اسلام کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے اور اسلام کے معمار ہوں گے۔ اور اگلے جہاں میں اللہ تعالےٰ کے سامنے سرخرو ہوں گے۔ کیونکہ انہوں نے اپنا فرض پورا کر دیا۔"

امید ہے کہ ہر احمدی لبیک کہتے ہوئے اسلام کی اشاعت کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ لینے میں کسی سے پیچھے رہنا پسند نہیں کرے گا۔ پس کوشش کریں کہ آپ اور آپ کے احباب و اقرباء کے وعدہ جات تحریک جدید امام وقت کی خدمت میں فوراً پہنچ جائیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

جلسہ سالانہ کے موقع پر دنیا کی چالیس زبانوں میں تقاریر کا پروگرام

غیر ملکی زبانیں جاننے والے احباب توجہ فرمائیں

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دنیا کی کم و بیش چالیس مختلف زبانوں میں تقاریر کروانے کا پروگرام ہے جو احباب ڈچ۔ روسی۔ سپینش۔ ترکی۔ زکی۔ جاپانی۔ بنگالی۔ یونانی۔ برمی۔ مرہٹی۔ تلیگو۔ ملیالم یا کوئی زبان جانتے ہوں اور جلسہ پر آ رہے ہوں۔ وہ براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے دیں۔ تاکہ ان کا نام بھی پروگرام میں شامل کر لیا جائے

قریشی فیروز محی الدین مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

وقف جدید اور خدام الاحمدیہ

وقف جدید کا مالی سال ختم ہونے میں اب بہت کم وقت باقی ہے قائدین مجالس اور زعماء کرام اس امر کی نگرانی فرمائیں کہ تمام وہ خدام جنہوں نے چندہ وقف جدید کا وعدہ کر رکھا ہے۔ وہ اپنے وعدہ کو سال کے ختم ہونے سے پہلے ادا کر دیں۔

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

تلاش گمشدہ

ایک لڑکا مسمی خلیل احمد متعلم جامعہ احمدیہ جامعہ احمدیہ ولد اللہ دتا صاحب معلّم وقف جدید ربوہ سے کہیں بھاگ گیا ہوا ہے۔ اور اب تک لاپتہ ہے۔ اس کا رنگ سفید قد تقریباً پانچ فٹ دو انچ۔ عمر پندرہ سال ہے۔ ساتھ ایک لبنز بھی ہے۔ جس کسی کو علم ہو وہ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔

سپرنٹنڈنٹ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد صاحب پر ایک مقدمہ دائر ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے

نیاز قطب احمد بٹ

(۲) مکرم چوہدری الٰہی بخش خانصاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کالیکے نگر سے تحصیل پسرور عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے آمین

عبدالکریم خاں کاکوگڑھی رشاہدہ سیالکوٹ شہر

(۳) عزیزم مرزا مجیب احمد گلے کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہے۔ اس ہونہار بچے کی کامل صحت درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔ (ریاض احمد راولپنڈی)

وصیت فارم پُر کرنے کیلئے ضروری ہدایات

باوجود متعدد مرتبہ اعلان کرنے کے وصیت فارم بالعموم احتیاط سے اور درست طور پر نہیں لکھے جاتے۔ اس لئے تکمیل کے لئے واپس کرنے پڑتے ہیں یا تکمیل کے لئے خط و کتابت کرنی پڑتی ہے اور ان کی منظوری حاصل کرنے میں تاخیر کی ایک وجہ یہ بھی ہو جاتی ہے۔ لہٰذا مندرجہ ذیل ہدایات وصیت فارموں کی تکمیل کے لئے پھر شائع کی جاتی ہیں۔ وصیت کرنیوالے وصیت لکھنے والے اور گواہ اور مصدقین ان ہدایات کو مدنظر رکھیں۔!

۱۔ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ لکھی جائے نہ کہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان

۲۔ وصیت کی عبارت میں مشکوک اور کٹے ہوئے الفاظ پر لکھنے والے کے دستخط ہونے چاہئیں۔

۳۔ وصیت کنندہ کا اپنا پتہ مکمل ہونا چاہیئے۔ جس پر خط و کتابت کی جا سکے۔

۴۔ وصیت پر دو گواہوں کے دستخط × اور ان کے پتے مکمل ہونے چاہئیں۔ گواہ اگر قریبی رشتہ دار ہوں تو بہتر ہے۔ ×معہ ولدیت

۵۔ چندہ شرط اول و اعلان وصیت بوقت تحریر وصیت ادا کر کے۔ رسید کا نمبر اور تاریخ وصیت فارم پر نوٹ کیا جائے۔

۶۔ وصیت میں درج کردہ جائداد کی تفصیل محل وقوع اور اندازہ قیمت کا درج ہونا ضروری ہے۔ اور حصہ آمد کی صورت میں ماہوار آمدنی اور اس کا ذریعہ۔

۷۔ الف:۔ تصدیقی فارم پر مقامی جماعت کے دو عہدہ داروں کی تصدیق ہونی چاہیئے۔

ب:۔ مستورات کی وصیتوں پر مقامی لجنہ اگر قائم ہو تو اس کی تصدیق بھی کرا دی جائے ورنہ مقامی جماعت کے عہدہ داروں کی تصدیق کافی ہے۔

۸۔ مستورات کی وصیتوں میں علاوہ دیگر جائداد کے مہر کا ذکر خصوصیت سے ہونا چاہیئے کہ کتنا ہے اور آیا وہ خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے یا وصول کر لیا ہوا ہے۔

۹۔ مہر کے حصہ وصیت کے متعلق خاوند کی تحریر شامل ہونی چاہیئے کہ وہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔

۱۰۔ کم سے کم وصیت پر خاوند کے دستخط بطور گواہ ہونے چاہئیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

زعماء انصار اللہ کی توجہ کے لئے

مجلس انصار اللہ کا مالی سال ۳۱ فتح کو ختم ہو رہا ہے۔ جملہ مجالس کے زعماء صاحبان اس بات کا جائزہ لے لیں۔ کہ ان کی مجلس اپنا سو فیصدی بجٹ پورا کر چکی ہے۔ اگر کمی ہو تو اسے بقیہ دنوں میں ضرور پورا کر دیں۔ تاکہ مجلس جو مفید کام کر رہی ہے۔ اس میں کسی قسم کی روک پیدا نہ ہو۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ولادت

مورخہ ۳/۱۲/۶۰ کو اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے فضل سے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام داؤد احمد رکھا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر والا اور خادم دین بنائے۔ آمین

محمد اسحاق قائد خدام الاحمدیہ۔ بھکر ضلع میانوالی

دعائے مغفرت

میری خوشدامن صاحبہ پندرہ بیس دن کی علالت کے بعد مورخہ ۵/۱۲/۶۰ کو موضع ملوکے ضلع سیالکوٹ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت نیک اور خادمہ دین تھیں۔ احباب کرام مرحومہ کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (رشید احمد انور از ربوہ)

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس

الجزائر کے متعلق قرارداد کو مطلوبہ اکثریت حاصل نہ ہوسکی

اقوام متحدہ۔ نیویارک ۱۵ر دسمبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس ختم ہوگیا افریقی ایشیائی گروپ نے الجزائر کے متعلق جو قرارداد پیش کی تھی اسے ایک ووٹ کی کمی کے باعث ضروری دو تہائی اکثریت حاصل نہیں ہوسکی۔

اس قرارداد میں الجزائریوں کی آزادی کے حق کو تسلیم کیا گیا تھا اور فرانس و الجزائر پر جلد از جلد بات چیت شروع کرنے کے لئے زور دیا گیا تھا۔

اس قرارداد کے حق میں ۳۵ اور خلاف ۱۸ ووٹ آئے ۲۸ ملکوں نے تقسیم آراء میں حصہ نہیں لیا۔ اس سے پہلے اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی نے ایک ایسی ہی قرارداد کا مسودہ منظور کیا تھا۔ سیاسی کمیٹی میں ۳۲ ملکوں نے قرارداد کے حق میں اور ۱۸ ملکوں نے خلاف ووٹ دیئے تھے۔ تیس ملکوں نے تقسیم آراء میں حصہ نہیں لیا تھا۔ پاکستان نے جنرل اسمبلی اور سیاسی کمیٹی دونوں میں قرارداد کے حق میں ووٹ دیا تھا۔

الجزائر کی "عارضی حکومت" کے وزیر اطلاعات احمد یزید نے اقوام متحدہ (نیویارک) میں اخباری نمائندوں سے بات چیت کے دوران کہا ہم اقوام متحدہ الجزائر کے مسئلہ پر بحث کے نتائج سے پوری طرح مطمئن ہیں۔ آپ نے کہا۔ الجزائر کی جمہوریہ یہ چاہتی تھی کہ اس مسئلہ پر کوئی سیاسی بحث ہو یہ بحث ہوگئی ہے۔

احمد یزید نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں الجزائر کے متعلق قرارداد مسترد ہونے کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ درحقیقت سیاسی کمیٹی میں ایک ایسی قرارداد کے مسودے کی منظوری ہی جس میں الجزائری عوام کی عارضی حکومت کا ذکر کیا گیا ہو۔ الجزائری عوام کی بڑی فتح کی آئینہ دار ہے۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر ڈاکٹر چارلس ملک (لبنان) نے اپنی اختتامی تقریر میں کہا کہ جنرل اسمبلی کے ۱۲ ویں اجلاس کو اگر "افریقی اسمبلی" کہا جائے تو بے جا نہیں ہوگا آپ نے کہا جنرل اسمبلی میں ایشیا اور ایشیائی افریقی مسائل پر جتنی بحث ہوئی ہے سابقہ سالوں میں اس کی مثال نہیں مل سکتی۔

ڈاکٹر چارلس ملک نے کہا۔ میں نہیں سمجھتا کہ اسمبلی کے کام کی وجہ سے بین الاقوامی فضا زیادہ کشیدہ ہوئی ہے۔ اور جنگ کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔ ڈاکٹر چارلس ملک نے اقوام متحدہ پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے سیکرٹری جنرل مسٹر ڈاگ ہیمر شولڈ کے کام کی تعریف کی۔

مسند احمد

احادیث نبوی کا انسائیکلوپیڈیا

اس کتاب کی اہمیت دو وجہ سے ہے اول اس لئے کہ یہ ایک عظیم الشان امام کی تصنیف ہے جس کی امامت فی الحدیث پر دنیا کے تمام مسلمان متفق ہیں۔ دوسرے یہ کتاب احادیث کا سب سے بڑا مجموعہ ہے کسی امام حدیث کا اتنا بڑا مجموعہ احادیث صفحہ عالم پر موجود نہیں۔ اس میں چالیس ہزار کے قریب حدیث پائی جاتی ہیں۔ اور ایسا کم دیکھنے میں آیا ہے کہ کوئی صحیح حدیث ہو۔ اور وہ مسند احمد میں موجود نہ ہو۔ لیکن اس اہمیت کے باوجود کتاب میں بعض ایسی الجھنیں بھی تھیں۔ جن کی وجہ سے کتاب سے حقیقی استفادہ بڑا ہی محدود تھا۔ کیونکہ یہ معلوم کرنا کہ کسی مضمون کی کوئی حدیث کہاں ہے انتہائی مشکل امر تھا۔ اسی وجہ سے علمائے حدیث کی ہمیشہ یہ تمنا رہی کہ کوئی اللہ کا بندہ اس کتاب کو اس طرز پر مرتب کرے کہ مذہبی مضامین کے لحاظ سے اس کتاب سے استفادہ بہت آسان ہوجائے علامہ ذہبی اسی تمنا کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"لعل اللہ تبارک وتعالی ان یقیض لھذا الدیوان السامی من یخدمہ ویبوب علیہ ویتکلم علی رجالہ ویرتب ھیئتہ ووضعہ"

لیکن علامہ ذہبی اور دیگر حفاظ حدیث کی اس تمنا کے باوجود آج تک اس کام کو انتہائی آسان صورت میں کوئی بھی نہ کرسکا اور دینی علوم کا یہ خزانہ بند کا بند رہا۔ آخر تقدیر کے نوشتوں کے مطابق جس نے اس کام کو سرانجام دینا تھا اس کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی جماعت کے اولوالعزم امام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ادارۃ المصنفین کے انتظام کے ماتحت اس کام کو شروع کرایا اور آپ کی ہدایات اور بابرکت ارشادات کے ماتحت یہ کام مکمل ہوچکا ہے اور اس کی پہلی جلد نئی ترتیب کے ساتھ شائع ہوچکی ہے مختلف ابواب کے ماتحت تمام احادیث کو جمع کیا گیا ہے لیکن مسند کی حیثیت کو باقی رکھنے کے لئے ہر حدیث کے سامنے حاشیہ پر مسند کے پہلے ایڈیشن کا حوالہ دیا گیا ہے صحت وضعف کی تصریح کے ساتھ صحاح ستہ سے احادیث کی تخریج بھی کی گئی ہے نیز یہ تصریح بھی کی گئی ہے کہ پیش نظر جلد میں کس قدر روایات امام احمد کی اپنی ہیں اور کتنی روایات ہیں جو آپ کے بیٹے ابوعبدالرحمن عبداللہ یا ان کے شاگرد ابوبکر القطیعی نے دوسرے اسناد سے بیکر اس کتاب میں شامل کردی ہیں۔ اسکے علاوہ ایک مضمون سے متعلق متفرق ابواب میں آنیوالی احادیث کو بلحاظ مضمون اس طرح یکجا کیا گیا ہے کہ احادیث کا تکرار بھی ہو اور مضمون بھی ایک جگہ اکٹھا ... ان معنوی خوبیوں کے ساتھ کتاب کی طباعت نہایت عمدہ، عربی ٹائپ کاغذ بہت اچھا اور تقطیع ۳۰×۲۰/۸ ہے۔

قیمت رعائتی مجلد چھ روپے

مسند احمد کی تبویب پر الھلال کا تبصرہ

"الھلال جو مصر کا مشہور اور پرانا اخبار ہے۔ اپنے دسمبر کے پرچہ میں مسند احمد کی تبویب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

المسند الجامع للامام احمد احادیث نبویہ کی ضخیم کتابوں میں سے ہے ادارۃ المصنفین ربوہ (پاکستان) نے اس عظیم کتاب کی ترتیب اور تبویب کا کام شروع کیا ہے۔ تاکہ لوگ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاسکیں۔ یہ بہت عظیم الشان کام ہے جو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت کے ارشاد کے ماتحت عمل میں لایا جارہا ہے ہر مسلمان کو قرآن مجید کے بعد اس جیسی کتاب کی ضرورت ہے اس کتاب کا پہلا حصہ ادارۃ المصنفین کے زیر انتظام تیار ہوا ہے جس کا حجم ۲۲۸ صفحات ہے اور مطبعۃ النصرۃ میں طبع ہوئی ہے"۔

ابوالمنیر نورالحق
مینجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین
ربوہ ضلع جھنگ مغربی پاکستان

باجلاس جناب رانا عبد المجید خان صاحب نائب تحصیلدار باختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم لالیاں

مرزا ولد احمد قوم پڑہار سکنہ چک ۱۲۶ تحصیل و ضلع سرگودہا بذاتہ و ولی منجانب شیرا ولد احمد نابالغ برادر فریق اول بنام مسمات بیگاں بیوہ مہرا۔ امیر مولو صلابتی حیثی پسران مہرا مسمات دھالوں خاتوں فاطمہ دختران مہرا۔ لالداد و پسران صاحبہ محبت ولد احمد۔ لالہ داری پسران ناماں۔ امیر فتا شیر پسران مموں ماہلا ولد محمد مراد ولد باقر مانک۔ لال پسران کرم مسمات بی بی بیوہ شاہو۔ محمد ولد داجیہ شیرا تاجہ سہتھیلا پسران شاہو۔ مسمات ستو دختر شاہو مسمات فتح بیوہ احمد مراد۔ محمد پسران احمد مسمات خاتوں دختر احمد مسمات باتوں بیوہ سردارہ۔ یارا۔ محمد۔ لالہ پسران سردارا مسمات سردارا ں دختر سردارہ۔ سونا۔ منتا پسران داری۔ بہاولہ لالہ امیر پسران صاحبہ۔ مانک۔ منتا پسران داری مسمات باتوں دختر داری لال علی پسران تاجہ مسمات باتوں بیوہ احمد محمد ولد امیر مسمات فتح دختر شاہو اقوام پڑہار سکنہ چک ۱۲۶ تحصیل ضلع سرگودہا حبت امیر یارا پسران گاماں قوم نسو آنہ معلا ولد ناماں لال علی پسران محمد قوم پڑہار سکنہ کانڈیوال تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ فریق دوم۔

بمقدمہ تقسیم اراضی کھاتہ ۱۳ بر رقبہ ۲۴۰ کنال جمعبندی سال ۵۶-۱۹۵۵ء واقعہ موضع کانڈیوال تحصیل چنیوٹ۔

بمقدمہ صدر فریق دوئم مندرجہ بالا سرگودہا کے سکونتی ہیں جن کی تعمیل عام ذرائع سے ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا فریق مندرجہ بالا فریق دوئم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ مورخہ ۲۲-۱۲-۵۸ کو بوقت ۹ بجے صبح بمقام لالیاں ہمارے روبرو حاضر عدالت آویں۔ عدم حاضری کی صورت میں کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔ آج بتاریخ ۸-۱۲-۵۸ ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) (دستخط) اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم لالیاں

درخواست دعا

میری دادی جان برکت بی بی صاحبہ (زنگو نڈی جھنگاں) کو گرنے سے بازو پر چوٹ آگئی ہے۔ دادی جان صحابیہ ہیں۔ ان کا وجود ہمارے لئے بلکہ خاندان کے لئے بہت بابرکت ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت ان کی صحت اور لمبی زندگی کے لئے دعا فرمائیں۔

رشیدہ باسمہ اہلیہ بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر۔ ربوہ